عہد نبوی میں کتابت حدیث

(ایک جائزہ)

محمد نعیم☆

اسلام علاج ہے انسانی زندگی کی تمام احتیاجات کا۔ اسلام کے معنی ہیں پورے طور پر اپنے آپ کو اللہ کے سپرد کردینا ۔ اسلام نام ہے اللہ تعالیٰ کے ارشادات اور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کا یا یوں کہئے کہ اسلام قرآن و سنت کے مجموعے کو کہتے ہیں ۔ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دین حق کے لئے مخلص مومنوں کی ایک جماعت تیار کی تھی جس نے اسلام کو سمجھا ، اس کے مطابق اپنے زندگیوں کو ڈھالا اور اسے آئندہ نسلوں تک پہنچانے کا اہتمام کیا ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نہ صرف قرآن مجید ہی کی دل وجان سے حفاظت کی بلکہ سنت رسول کی بھی ۔ اسی لئے حفاظت حدیث کا اہتمام عہد نبوی ہی میں شروع ہو چکا تھا ۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ اور آپؐ کی ذات سے صادر شدہ احکام و افعال کو محفوظ کرنا دینی فریضہ بن گیا تھا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت آپؐ کے ان ارشادات کی امین تھی۔ حفاظت حدیث کے لئے صرف حفظ پر ہی اکتفا نہ کیا گیا بلکہ احادیث کے لکھنے کا بھی اہتمام کیا گیا ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد کا مکتوب ذخیرہ محفوظ ہے اور ایک عام عقل رکھنے والا آدمی بھی اندازہ کر سکتا ہے کا عہد بنوی میں کتابت حدیث کا باقاعدہ اہتمام تھا۔ (۱)

☆ لیکچرر، گورنمنٹ ڈگری کالج، دیپالپور (اوکاڑہ)

احادیث کے حفظ و روایت کی تاکید:

احادیث کے حفظ وروایت کی تاکید مندرجہ ذیل روایات سے ثابت ہوتی ہے۔

۱۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حدثوا عنی " میری حدیث بیان کرو"۔(۲)

۲۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
بلغوا عنی ولو آیة.

" میری طرف سے لوگوں کو (میرا پیام) پہنچاؤ خواہ ایک ہی آیت ہو"۔(۳)

۳۔ حضرت ابو بکرصدیقؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
لیبلغ الشاهد الغائب، فإن الشاهد عسى أن يبلغ من هو أوعى له منه۔(۴)

" لازم ہے کہ حاضر شخص غائب کو یہ حکم پہنچادے ، ممکن ہے کہ جس شخص کو یہ حکم پہنچایا جائے وہ حاضر سے زیادہ نصیحت پذیر ہو"۔

۴۔ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا:
نضر الله امر أ سمع منا شيئا فبلغه كما سمعه فربّ مبلغ اوعى من سا مع.

" اللہ تعالیٰ اس شخص کے چہرے کو تروتازہ رکھے جس نے ہم سے کوئی چیز سنی اور پھر بالکل اسی طرح دوسروں تک پہنچادی جس طرح سنی تھی اس لیے کہ بہت سے ایسے لوگ جنہیں حدیث پہنچے گی وہ سننے والے سے زیادہ سمجھ اور علم رکھتے ہونگے"۔ (۵)

گیارہ ہزار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایسے ہیں جن کے نام ونشان آج تحریری صورت میں موجود ہیں۔ جن میں سے ہر ایک میں کم وبیش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و افعال و واقعات میں سے کچھ نہ کچھ حصہ دوسروں تک پہنچایاہے یعنی جنہوں نے روایت کی خدمت انجام دی ہے ۔(٦)

صحابہ کرامؓ کا اہتمام سماعت ' حفظ وکتابت حدیث:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اور میرا ایک انصاری ہمسایہ قبیلہ بنی امیہ بن زید میں رہتے تھے اور یہ قبیلہ مدینہ کے باہر پورب کی طرف رہتا تھا ہم دونوں رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں باری باری حاضر ہوتے ایک روز وہ جاتا تھا اور ایک روز میں۔ میں جب جاتا تھا تو اس روز کے احکام وغیرہ میں آکر اسے بیان کردیتا اور وہ جاتا تھا تو وہ بھی یوں ہی کرتا تھا۔(۷)

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جب ہم نبی کرم صلی اللہ علی وسلم سے احادیث سن کر آتے تو مل کر دہرایا کرتے حتی کہ وہ ازبر ہو جاتیں۔(۸)

حضرت ابو سعیدؓ خدری فرماتے ہیں کہ ہم حضورؐ کے گرد بیٹھے ہوئے حدیث سنتے اور لکھتے تھے ۔(۹)

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ حضورؐ کے صحابہؓ میں کوئی شخص ایسا نہ تھا جس کو مجھ سے زیادہ حدیثیں یاد ہوں ۔ ہاں عبداللہ بن عمرو کو (حدیثیں مجھ سے زائد یاد تھیں) کیونکہ وہ لکھ لیتے تھے اور میں لکھانہ کرتا تھا ۔(۱۰)

کتابت حدیث کے لئے احکام نبوی:

۱۔ حضرت عبد اللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ کہ میں چاہتا ہوں کہ آپؐ کی احادیث روایت کروں ۔ میرا ارادہ ہے کہ میں دل کے ساتھ ہاتھ سے لکھنے کی مدد بھی لوں اگر آپؐ پسند فرمائیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إن كان حديثي ثم استعن بيدك مع قلبك (۱۲)

"اگر میری حدیث ہو تو اپنے دل کے ساتھ اپنے ہاتھ سے بھی مدد لو"۔

۲۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک انصاری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں بیٹھا کرتے اور احادیث سنتے تھے وہ انہیں بہت پسند آتیں لیکن یاد نہیں رہتیں چنانچہ انہوں نے آپؐ سے شکایت کی کہ یا رسولؐ اللہ۔ میں آپؐ سے حدیثیں سنتا ہوں لیکن مجھے یاد نہیں رہتیں۔ آپؐ نے فرمایا:

استعن بيمينك و أو ما بيده الخط (۱۳)

"اپنے دائیں ہاتھ سے مدد حاصل کرو اور ہاتھ سے لکھنے کا اشارہ کیا"

۳- حضرت رافعؓ بن خدیج فرماتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ ہم آپؐ سے بہت سی باتیں سنتے ہیں کیا ہم انہیں لکھ لیا کریں۔ آپؐ نے فرمایا: اکتبوا ولا حرج (۱۴)

"لکھ لیا کرو۔ کوئی حرج نہیں"۔

۴- حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ خطبہ دیا۔ یہ سن کر ایک یمنی شخص (ابو شاہ) نے حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ (سب احکام) مجھے لکھ دیجئے آپؐ نے فرمایا:

اکتبوا لأبی فلان

"اس کو لکھ دو" (۱۵)

۵- حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے جو لفظ سنتا تھا یاد کرنے کے لیے اسے لکھ لیا کرتا تھا۔ پھر قریش نے مجھے لکھنے سے منع کیا اور کہا تم ہر بات لکھ لیتے ہو حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشر ہیں۔ غصے اور خوشی دونوں حالتوں میں باتیں کرتے ہیں یہ سن کر میں نے لکھنا چھوڑ دیا پھر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا۔ آپؐ نے انگلیوں سے اپنے منہ کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا:

اکتب فوالذی نفسی بیدہ ما یخرج منہ إلّا حق (۱۷)

"قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اس (زبان) سے حق کے سوا کچھ نہیں نکلتا۔ اس لئے تم لکھا کرو"۔

۶- حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قیدوا العلم قلت : وما تقییدہ؟ قال کتابتہ (۱۸)

"علم کو قید کرو" میں نے پوچھا، علم کی قید کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا "اسے لکھنا"۔

۷- حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

قیدوا العلم بالکتاب (۱۹)

"علم کو لکھ کر محفوظ کر لو"

علم سے مراد علم حدیث ہے اس لئے کہ اسلاف کے ہاں یہ لفظ رائے کے مقابلے میں استعمال ہوتا ہے۔

۸- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ نے بھی احادیث لکھنے کی اجازت مانگی تو آپؐ نے اجازت مرحمت فرمائی۔ (۲۰)

عہد نبوی میں لکھی گئی احادیث اور انکے مجموعے:

۱- حضرت رافعؓ بن خدیج سے روایت ہے کہ مدینہ ایک حرم ہے جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرم قرار دیا اور یہ ہمارے پاس ایک خولانی چمڑے پر لکھا ہوا ہے۔ (۲۱)

۲- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کے قبضے میں ایک کاغذ ملا جس میں لکھا تھا کہ "اندھے کو راستے سے بھٹکانے والا ملعون ہے' زمین کا چور ملعون ہے۔ احسان فراموش ملعون ہے"۔ (۲۲)

۳- کتاب الصدقہ:

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتاب زکوٰۃ لکھوائی۔ لیکن ابھی اپنے عمال کو بھیج نہ پائے تھے کہ آپؐ کی وفات ہو گئی۔ آپؐ نے اسے اپنی تلوار کے پاس رکھ دیا تھا۔ آپؐ کی وفات کے بعد حضرت ابو بکرؓ نے اپنی وفات تک اس پر عمل کیا پھر حضرت عمرؓ نے اپنی وفات تک۔ (۲۳)

۴- الصحیفہ الصادقہ:

حضرت عبداللہؓ بن عمرو نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سے ایک صحیفہ مرتب کیا جسے " الصحیفۃ الصادقہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ حضرت عبداللہؓ بن عمرو کا بیان ہے کہ "صادقہ ایک صحیفہ ہے جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سن کر لکھا ہے"۔ (۲۴)

۵- صحیفہ علیؓ:

حضرت علیؓ نے فرمایا کہ ہمارے پاس کچھ نہیں' سوائے کتاب اللہ کے اور اس صحیفہ

کے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے" (۲۵)

صحیح بخاری کی ایک دوسری روایت کے مطابق اس صحیفہ میں ہے کہ دیت اور قیدیوں کے چھڑانے کے احکام اور یہ حکم کہ کافر حربی کے (قتل کے) عوض مسلمان کو نہ مارا جائے۔ (۲۶)

۶- حضرت انسؓ کی تالیفات:

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دس برس رہے۔ آپ نے عہد رسالت ہی میں احادیث کے کئی مجموعے لکھ کر تیار کر لیے تھے۔ ان کے شاگرد سعید بن بلال فرماتے ہیں کہ ہم جب حضرت انسؓ سے زیادہ اصرار کرتے تو وہ ہمیں اپنے پاس سے بیاضیں نکال کر دکھاتے اور کہتے کہ یہ وہ احادیث ہیں جو میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنتے ہی لکھ لی تھیں اور پڑھ کر بھی سنادی تھیں۔ (۲۷)

۷- صحیفہ عمروؓ بن حزم:

سن ۱۰ ھ میں جب یمن کا علاقہ نجران فتح ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن حزم کو یمن کا عامل بنا کر بھیجا تو انہیں ایک عہد نامہ تحریر فرما دیا جس میں آپؐ نے شرائع و فرائض و حدود اسلام کی تعلیم دی تھی۔ (۲۸)

۸- قبیلہ جہینہ کے نام تحریر:

عبداللہ بن عکیم روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک تحریر (ہمارے قبیلہ جہینہ) کو پہنچی۔ (۲۹)

۹- اہل جرش کے نام خط:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نامہ مبارک اہل جرش کو بھیجا تھا جس میں کھجور اور کشمش کی مخلوط نبیذ کے متعلق حکم بیان فرمایا گیا تھا۔ (۳۰)

۱۰- حضرت معاذؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لکھ کر غالباً یمن سے دریافت کیا کہ کیا سبزیوں میں زکوۃ ہے؟ آپؐ نے تحریری جواب دیا کہ سبزیوں پر زکوۃ نہیں۔ (۳۱)

۱۱- عہد نبوی کے خطوط:

عالم اسلام کے نامور مؤرخ ڈاکٹر حمیداللہ کا بیان ہے کہ عہد نبوی کے کوئی پونے تین سو مکتوبات یکجا کئے جا چکے ہیں۔ (۳۲)

۱۲- تبلیغی خطوط:

صلح حدیبیہ کے بعد آپؐ نے دنیا کے چھ مشہور حکمرانوں کے نام تبلیغی خطوط روانہ فرمائے۔ اور ان پر اپنی مہر بطور دستخط ثبت فرمائی۔ (۳۳)

قیصر و کسریٰ وغیرہ کے نام خطوط کا ذکر صحیح بخاری میں بھی موجود ہے اور خط پر مہر لگانے کے لئے چاندی کی انگوٹھی تیار کرنے کا ذکر بھی موجود ہے۔ (۳۴)

۱۳- نو مسلم وفود کے لئے صحائف:

حضرت وائل بن حجر نے (مدینہ سے) اپنے وطن لوٹنے کے ارادے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور عرض کیا "یا رسول اللہ میری قوم پر میری سیادت کا فرمان لکھوا دیجئے"۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاویہؓ سے تین ایسے فرمان لکھوا کر وائل کے سپرد فرمائے۔ (۳۵)

آپؐ نے مندرجہ ذیل وفود کو بھی اسلامی احکام پر مشتمل صحیفے الگ الگ لکھوا کر عنایت فرمائے۔ وفد قبیلہ خثعم۔ وفد الرہاویین۔ وفد ثمالتہ والحدان. (۳۶)

۱۴- (ایک مرتبہ) کسی لشکر کے سردار کو حضورؐ نے ایک خط دیا اور فرمایا کہ جب تک تو فلاں فلاں مقام پر نہ پہنچ جائے اس کو نہ پڑھنا وہ سردار جب مقام مقررہ پر پہنچا تو لوگوں کے سامنے حضورؐ کا خط پڑھا اور سب کو اس کی اطلاع کر دی۔ (۳۷)

۱۵- تحریری معاہدے:

ہجرت کے فوراً بعد مختلف قبائل عرب اور دوسری اقوام سے آپؐ کے معاہدات کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا۔ ڈاکٹر حمیداللہ صاحب نے "الوثائق السیاسیۃ" میں ایسے تحریری معاہدات کی بہت بڑی تعداد جمع کر دی ہے۔ "دستور مملکت" جو ہجرت کے صرف پانچ ماہ بعد آپ نے نافذ فرمایا تھا وہ بھی معاہدات ہی کے سلسلے کی اہم کڑی ہے۔ (۳۸)

اسی طرح چھ ہجری میں صلح حدیبیہ تحریر کیا گیا۔ (۳۹) اس معاہدے کو حضرت علیؓ نے تحریر فرمایا تھا اس کی ایک نقل قریش نے لے لی اور ایک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس رکھی۔ (۴۰)

۱۶- جاگیرداروں کے ملکیت نامے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سے لوگوں کو جاگیریں عطا فرمائیں اور ان کے ملکیت نامے بھی تحریر کروا کے دیے۔ مثلاً حضرت زبیرؓ بن العوام کو ایک بڑی جاگیر عطا فرماتے وقت یہ دستاویز لکھوا کر دی "یہ دستاویز محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیر کو دی ہے ان کو سوارق پورا کا پورا بالائی حصے تک موضع مورع سے موصع موقت تک دیا ہے اس کے مقابلے میں کوئی اپنا حق اس میں نہ جتائے۔(۴۱)

۱۷- امان نامے:

آپؐ نے بہت سے افراد اور خاندانوں کو امان نامے لکھوا کر عطا فرمائے۔ ان کا ذکر طبقات ابن سعد میں بھی ملتا ہے۔ اور البدایۃ و النہایۃ میں ہے کہ آپؐ نے حضرت ابو بکر صدیق کے آزاد کردہ غلام عامر بن فھیرہ سے ایک چمڑے کے ٹکڑے پر امان نامہ سراقہ بن مالک کو لکھوا دیا۔

۱۸- بیع نامے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیمتی اشیاء کی خرید و فروخت کے وقت اس کی دستاویز بھی لکھوایا کرتے تھے۔

عبدالمجید بن وھب روایت کرتے ہیں کہ عداء بن خالدؓ بن ہوذ نے ان سے کہا کیا میں تمہیں ایسی تحریر نہ پڑھاؤں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے تحریر کرائی تھی انہوں نے کہا کیوں نہیں! اس پر انہوں نے ایک تحریر نکالی اس میں لکھا تھا۔ یہ اقرار نامہ ہے کہ عذاء بن خالد بن ہوذہؓ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خریداری کی...." (۴۲)

☆☆☆

حواشی

۱- ڈاکٹر خالد علوی : حفاظت حدیث /۵-۵۶-۶۵' المکتبۃ العلمیۃ' لاہور' ۱۹۹۲ء

۲- مسلمؒ: الجامع الصحیح' کتاب الزھد' باب التثبت فی الحدیث وحکم کتابة العلم ، ۶/ ۵۰۱

۳- بخاری' محمدؒ بن اسمٰعیل: الجامع الصحیح' کتاب الانبیاء' باب ما ذکر عن بنی اسرائیل ۲/۶۹۲' المکتبة العربیه ' ۱۹۹۵ء لاہور

۴- بخاریؒ : الجامع الصحیح' کتاب العلم' باب رب مبلغ أوعی من سامع' ۱/۱۳۵' المکتبه العربیه، ۱۹۹۵ء لاہور

۵- ترمذی' محمدؒ بن عیسیٰ: جامع ابواب العلم' باب فی الحث علی تبلیغ السماع' ۲/۱۲۵

۶- سید سلیمانؒ ندوی: خطبات مدراس/ ۴۴' ادارہ اسلامیات' لاہور' ۱۹۸۳ء

۷- بخاریؒ : الجامع الصحیح' کتاب المظالم' باب العزمة والعلیة المشرفة فی السطوح وغیرها ۲/۱۲۵

۸- خطیب بغدادی: الجامع لاخلاق الراوی و آداب السامع' ۱/۲۳۶' مکتبه المعارف الریاض.

۹- الهیثمی' نور الدین: مجمع الزائد، ۱/۱۶۱' قاہرہ' ۱۳۵۴ھ

۱۰- بخاریؒ: الجامع الصحیح' کتاب العلم' باب کتابة العلم' ۱/۱۵۸' المکتبة العربیة ' لاہور' ۱۹۹۵ء

۱۱- الدارمی' عبداللہ بن عبدالرحمن: السنن ، ۱/۱۲۶' طبع مصر

۱۲- ترمذیؒ: جامع ترمذی' ۲/۱۲۸' ابواب العلم' باب فی الرخصة فیه

۱۳- سیوطی' حافظ جلال الدین' تدریب الداوی/۲۸۶' المکتبة العلمیه- مدینہ منورہ ۱۹۵۹ء

۱۴- بخاری: الجامع الصحیح' کتاب العلم' باب کتابة العلم' ۱/۱۵۷' ترمذی کی روایت میں اکتبوا لابی شاہ ہے۔

۱۵- الجامع' ابواب العلم' باب فی الرخصة فیه' ۲/۱۲۸

۱۶- ابوداؤد: سنن ابی داؤد' کتاب العلم' بات کتابة العلم ۳/۱۱۷' اسلامی اکادمی لاہور' ۱۹۸۳ء

۱۷- الحاکم: المستدرک' ۱/۱۰۶' دائرۃ المعارف' حیدر آباد دکن ۱۳۴۰ھ

۱۸- ابن عبدالبراندلسی: جامع بیان العلم ۱/۷۲' ادارة الطباعة المیزة مصر

۱۹- ڈاکٹر محمد حمیداللہ : مقدمہ صحیفہ ہمام بن منبہ / ۳۳' حیدر آباد دکن

۲۰- مسلم: الجامع الصحیح' کتاب الحج باب فضل المدینه و دعاء النبی صلی الله علیه وسلم

فیها بالبرکة وبیان تحریمها، ۳/۳۸۴، نعمانی کتب خانہ لاہور، ۱۹۸۱ء

۲۱- ابن عبدالبرالاندلسی: جامع بیان العلم، ۱/۷۲، ادارة الطباعة المنیرة

۲۲- ترمذی: الجامع، ابواب الزکوة، باب ماجاء فی

۲۳- ابن سعد: طبقات ۲/۴۰۸، نفیس اکیڈمی، کراچی ۱۹۸۲ء

۲۴- بخاری : الجامع الصحیح، کتاب العلم باب کتابة العلم، ۱/۱۵۷

۲۵- بخاری: الجامع الصحیح، کتاب الجهاد، باب فکان الاسیر ۲/۴۴۶

۲۶- الحاکم: المستدرک، ذکر انس بن مالک، دائرة المعارف، حیدرآباد دکن

۲۷- ابن سعد: طبقات ابن سعد ۲/۳۹، نفیس اکیڈمی کراچی ۱۹۸۲ء

۲۸- خطیب تبریزی: مشکوة المصابیح باب تطهیر النجاسات فصل دوم ۱/۱۶۵، ناشران قرآن لاہور

۲۹- نسائی: سنن نسائی کتاب الفرع والعسیره باب ما یدبغ به جلود المیتة ۳/۱۶۴، حامد اینڈ کمپنی لاہور

۳۰- مسلم: الجامع الصحیح، کتاب الاشر به، باب کراهة انتباذ التمر والذبیب مخلوطین ۵/۲۴۰

۳۱- علامہ سید سلیمان ندوی: خطبات مدراس/۵۱، ادارہ اسلامیات، لاہور

۳۲- ڈاکٹر محمد حمیداللہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیاسی زندگی/۳۱۱، دار الاشاعت کراچی ۱۹۸۰ء

۳۳- ابن سعد: طبقات ابن سعد ۲/۲۹، نفیس اکیڈمی، کراچی ۱۹۸۲ء

۳۴- بخاری: الجامع الصحیح، کتاب العلم باب ما یذکر فی المناولة ۱/۳۴

۳۵- ڈاکٹر محمد حمیداللہ: سیاسی وثیقہ جات/۱۴۲ تا ۱۴۴، مجلس ترقی ادب، لاہور، ۱۹۶۰ء

۳۶- ابن سعد: طبقات ابن سعد ۲/۱۲۱-۱۳۰۔ ذکر وفود عرب، نفیس اکیڈمی، کراچی، ۱۹۸۲ء

۳۷- بخاری: الجامع الصحیح، کتاب العلم باب ما یذکر فی المناولة، ۱/۳۳

۳۸- ڈاکٹر محمد حمیداللہ: سیاسی وثیقہ جات/۱۹، مجلس ترقی ادب لاہور، ۱۹۶۰ء

۳۹- مسلم: الجامع الصحیح، کتاب الجهاد والسیر باب صلح الحدیبیه

۴۰- ندوی، سید سلیمان، علامہ: خطبات مدراس/۵۱

۴۱- ڈاکٹر محمد حمیداللہ: سیاسی وثیقہ جات نمبر نمبر ۲۲۹/۱۹۲

۴۲- ترمذی: جامع ترمذی ابواب البیوع باب ماجاء فی کتابة الشروط ۱/۴۴۸

☆☆☆